روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 98 | بدھ 12 ذوالحجہ-1416ھ، یکم ہجرت 1375ہش، یکم - مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری ہمدردی اور غمخواری سب کے لئے ہے

ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غم خواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غم خواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرات نہ کرے گا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائے گا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جاوے۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے؟ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 42)

سچی کامیابی روحانیت سے حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

سب سے زیادہ خطرہ کسی جماعت کے لئے اس وقت ہوا ہے جب اس کی کثرت ہو جاتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے معاملے پڑتے ہیں۔ جن کی وجہ سے شقاق اور تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ تھوڑے سے ہوتے ہیں تو چونکہ ان کے تعلقات غیروں سے ہوتے ہیں۔ اس لئے لڑائی جھگڑا شقاق اور اختلاف غیروں سے ہوتا ہے۔ اس وقت ان کی نظروں میں آپس کے عیب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ایسی حالت میں خواہ مخواہ انہیں ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر جب امن ہو جائے اور دیر تک غیروں سے امن میں رہنے لگیں۔ تو بجائے غیروں کی عیب گیری کرنے کے آپس کی عیب جوئی میں لگ جاتے ہیں۔ جس طرح دوسرے سلسلوں کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی تھی۔ اسی طرح ہماری جماعت کی ترقی کے ساتھ بھی یہ بات لگی ہوئی ہے اور جس طرح دوسروں کو اس فتنہ کا مقابلہ کرنا ضروری تھا اسی طرح ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم بھی اس کا مقابلہ کریں۔ میں نے دیکھا ہے جو جماعتیں زیادہ پرانی ہیں۔ اور جن کی تعداد زیادہ ہے اور وہ اپنے آپ کو امن میں سمجھتے ہیں ان میں آپس میں شقاق کے آثار پائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں کے لوگ دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور جماعتیں نئی ہیں۔ وہاں شقاق نہیں۔ بلکہ

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم محمد عامر خان صاحب ابن مکرم محبوب احمد خان صاحب طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ نعیمہ نصیرہ صاحبہ بنت مکرم عبدالحلیم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 96-4-26 کو بیت مبارک ربوہ میں بعد عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے پر پڑھا۔ مکرم محمد عامر صاحب محترم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کے بھتیجے اور حضرت محمد حسن آسان دہلوی صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ نصیرہ صاحبہ حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کی پوتی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ مورخہ 96-3-29 کو بعد جمعہ بیت الحمد سول کوارٹرز پشاور میں مکرم صاحبزادہ مظفر احمد صاحب M.B.A قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد ابن مکرم صاحبزادہ عبدالسلام صاحب ٹوپی حال پشاور کا نکاح محترمہ ثمینہ اقبال صاحبہ ولد محترم محمد اقبال صاحب ولی اللہ امریکہ کے ساتھ بعوض حق مہر ایک لاکھ روپیہ پاکستانی مکرم رسالدار فضل الٰہی صاحب (ر) حیات آباد پشاور نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ جماعت احمدیہ وزیر آباد کے ایک نہایت مخلص کارکن مکرم عنایت اللہ صاحب نائب امیر و سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ وزیر آباد مورخہ 96-4-23 کو صبح دس بجے بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز بوجہ موصی ہونے کے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا بعد از مغرب مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

دعا ایک استقلال و مداومت کو چاہتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یکم- ہجرت 1375 ہش یکم - مئی 1996ء

خدا تعالیٰ- اور- اسباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض باتیں ان کے ساتھ منسلک الفاظ سے تو سمجھ میں نہیں آتیں۔ لیکن جب ان کا مفہوم سامنے آتا ہے۔ تو انسان خود سمجھنے لگتا ہے کہ ان باتوں کا کیا مطلب ہے۔ مثلاً یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے علاوہ بھی کسی کو خدا سمجھے۔ خدا بہرحال خدا ہے اور جو اسے خدا مانتا ہے وہ کسی اور کو اپنا خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر خدا کے مفہوم کو سامنے رکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ لوگوں نے کئی خدا بنائے ہوئے ہیں۔ جھوٹ کو بھی اپنا خدا بنایا ہوا ہے۔ جب کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر وہ کامیاب نہیں ہو سکتا تو یقیناً وہ جھوٹ کو وہی درجہ دیتا ہے جو خدا کو دیتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ بظاہر تو وہ جھوٹ کو خدا نہیں کہتا لیکن جو صفات خدا کو دیتا ہے یعنی جو صفات خدا میں مانتا ہے' وہی جھوٹ کو بھی دیتا ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی باتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سب سے زیادہ سامنے آنے والی صفت تو اس کا صاحب قدرت ہونا ہے۔ اور جب وہ خدا کی بجائے کسی اور کو صاحب قدرت سمجھے گا تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس چیز کو اپنا خدا سمجھتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے رب ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے رب ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا رب ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں ارباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کرکے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک' سچے' اور حقیقی رب کے آگے سرنیاز نہ جھکائے۔ ربنا کی پُردرد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے۔ تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔"

گویا کہ اسباب پر اتنا بھروسہ کر لینا کہ گویا وہی کامیابی کا باعث بن سکتے ہیں کامیاب اسباب کو رب کا مقام دینے والی بات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان اسباب کے بغیر کام کر بھی نہیں سکتا۔ ہر کام کرنے کے لئے اسے اسباب کی ضرورت ہے لیکن اسباب استعمال کرتے ہوئے اگر وہ یہ بھول جائے کہ اسباب کو بنانے والا اور ان کا مہیا کرنے والا خدا ہے اور اسباب کو کامیابی پر منتج کرنے والا بھی خدا ہی ہے تو پھر وہ اسباب کو اپنا رب سمجھتا ہے۔ اگر اسباب کو رب نہ سمجھے تو اسباب استعمال تو کرے گا۔ لیکن ان پر ایسا بھروسہ نہیں کرے گا کہ ان کے بغیر اس کی زندگی اجیرن ہو جائے اور وہ کچھ کر ہی نہ سکے۔ ان اسباب میں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے حیلے اور دغابازیاں بھی شامل ہیں اور اپنے علم یا قوت بازو کا گھمنڈ بھی۔ بعض اوقات حسن اور مال و دولت بھی۔ حضرت صاحب یہ نہیں فرماتے کہ ان چیزوں کو استعمال نہ کرو۔ یہ ایسے اسباب ہیں کہ جن کا استعمال کرنا لازم ہے۔ انسان کھائے تو کچھ نہ اور چاہے کہ اس کا پیٹ بھر جائے۔ تو یہ بات تو ممکن نہیں ہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جو کچھ پیٹ بھرنے کے لئے کھائے۔ اس سے اسے پیٹ درد لاحق ہو جائے۔ اور خدانخواستہ اسی سے اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ گویا جس چیز کو اس نے زندگی کے برقرار رکھنے کے لئے استعمال کیا وہی اس کی زندگی کی رگ کو کاٹ دینے کا باعث بنے۔ اگر یہ بات بھی اسے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہ دلائے تو صاف طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کھانے کو ہی اپنا رب سمجھا۔ اسی طرح اور باتیں ہیں۔ اسباب کا استعمال کرنا لازمی ہے لیکن اسباب کو استعمال کرتے ہوئے یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اسباب بھی خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ اور اسباب سے صحیح نتیجہ نکالنا بھی خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کو ایک طرف چھوڑ کر اگر انسان یہ سمجھے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہوا بھی کامیاب ہو جائے گا اور اپنی زندگی کو اسباب ہی کی بنیاد پر آگے بڑھانے کی کوشش کرے تو وہ یقیناً اس واحد لاشریک خدا پر ایمان لانے والا نہیں ہو گا۔ جو یہ سارے اسباب بناتا ہے مہیا کرتا ہے اور ان سے بہتر نتیجے نکالتا ہے۔

پس ہمارے لئے یہ بات ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب کو استعمال کریں اور ضرور استعمال کریں' لیکن ان کے استعمال کے وقت یہ بات نہ بھولیں کہ ان کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ اگر ہم تمام اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھ رہے ہوں اور اس ہاتھ کو تسلیم کر رہے ہوں۔ تو اسباب کا استعمال کرنا ہمیں غلط راہ پر نہیں لے جا سکتا۔ ہم ایک ہی خدا کے قائل ہوں گے اور اس خدا کے جو واحد لاشریک سچا اور حقیقی رب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب سے انسان نے دنیا میں قدم رکھا ہے
ہوتا آیا ہے وہی آج جو ہم کرتے ہیں
خشت باری سے بہاتے ہیں لہو لوگ' مگر
ہم ہر اِک ضرب سے آنکھوں ہی کو نم کرتے ہیں

ابوالاقبال

آخری لمحاتِ زندگی

کرمِ خاکی ہے کچھ نہیں انساں
ہو اگر سام و رستم و بہرام
قابلِ دید ہے وہ نظارہ
آئے جس وقت موت کا پیغام
توبہ توبہ لبِ مسلماں پر
اور زبانِ ہنود پر ہے "رام"
ڈاکٹر اور طبیب گھبرائیں
کوئی کچھ کر سکے نہ روک نہ تھام
ہاتھ پاؤں میں اک تشنج سا
سلب ہو طاقتِ قرار و قیام
نبضیں چھُٹ جائیں ہوش اُڑ جائیں
اور زباں میں رہے نہ تابِ کلام
سانس رک جائے آنکھیں پتھرائیں
ہو چکے آخری پیام و سلام
جسم اور جان میں جدائی ہو
ملک الموت کر چکے سب کام
سننے والوں کے دل پگھل جائیں
ایک برپا ہو ماتم و کہرام
دارِ دنیا سے کوچ کرنے پر
ہاتھ پلّے رہے نہ ایک چھدام
جاہ و منصب سبھی دھرا رہ جائے
مال اعمال بن نہ آئے کام
وارثوں میں ہو سیم و زر تقسیم
جیسے دربار میں بٹتے انعام
یہ زمینیں یہ جائیدادیں ہیں
نقد اتنا ہے اس قدر ہے دام
لینے دینے کے سارے لیکھے ہوں
کوڑی کوڑی کا ہو حساب تمام
دیر تھی آنکھ کے جھپکنے کی
کارخانہ نیا نیا ہے نظام
رنگ محفل نیا' نئے ساماں
ساقی و مطرب و مئے گلفام
وہ امنگیں وہ ولولے وہ جوش
وہ شب و روز فکر نیل مرام
آسمان و زمیں کا دور نیا
وہ رہا ہے نہ یہ رہے گا مدام
ہے ہر اک چیز آنی و فانی
اور باقی رہے خدا کا نام

شیخ محمد احمد مظہر

الفضل 17- جنوری 1960ء

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے۔ اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا اور خیال کرے گا دین حق کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی۔ جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں۔ اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سوائے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر حرم ثانی حضرت امام جماعت الثالث اپنی تصنیف حضرت مرزا ناصر احمد' میں لکھتی ہیں:۔

حضرت صاحب نے اپنی حرم کی وفات کے بعد خالصتہ "دینی اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت نکاح ثانی کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے چالیس روز دعائیں کیں جو کہ 25۔ فروری 1982 تا 5۔ اپریل 1982ء تک جاری رہیں۔ جماعت کے تین بزرگ افراد سے بھی آپ نے سات روز تک دعائیں کر کے استخارہ کرنے کے لئے فرمایا۔ 5۔ اپریل 1982ء کی شام کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن پا کر شادی کا پیغام تحریر فرمایا اور اسے 6۔ اپریل کے شروع ہو جانے کے بعد کھولنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ 11۔ اپریل کو ہماری شادی ہوئی۔ اور 12۔ اپریل کو حضرت صاحب کی رہائش گاہ کے لان میں دعوت ولیمہ دی گئی۔ شادی خاص طور پر انتہائی سادگی سے کی گئی۔ صرف دس آدمی بارات کے ساتھ آئے۔ اور میرے والدین کو بھی صرف میرے بہن بھائیوں کو ہی شادی پر بلوانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ خطبہ نکاح میں آپ نے فرمایا۔

"ہر انسان جو اس جہان میں پیدا ہوتا ہے ایک دن اس جہان کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ کبھی خاوند پہلے چلا جاتا ہے اور بیوی پیچھے رہ جاتی ہے کبھی بیوی پہلے چلی جاتی ہے اور خاوند پیچھے رہ جاتا ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں ان کی اس اجتماعی زندگی (یعنی میاں بیوی کی) زوجین کی زندگی پر اگر نظر ڈالیں تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور شناخت کرتے ہیں۔ رہنے والی نے اس مشن کو اکیلا رہتے ہوئے بھی پوری طرح ادا کیا۔ جو ہر دو پہلے پورا کر رہے تھے۔ اگر خاوند رہ جائے اکیلا تو چونکہ ذمہ داری کا بعض لحاظ سے خاوند پر زیادہ بوجھ پڑتا ہے اس لئے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ایک ساتھی ہو جو ہاتھ بٹائے۔ اور فکروں کو دور کرنے والا۔ اور تسکین پیدا کرنے والا۔ اور طمانیت پیدا کرنے والا ہو"

پھر سادگی کے ساتھ شادی کرنے کے ضمن میں فرمایا:۔

"یہ وقت ہے ایک عظیم مہم کا۔ اتنی بڑی لڑائی انسانی زندگی میں تلوار سے نہیں دلائل کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ نوع انسانی کی تاریخ میں کبھی نہیں لڑی گئی۔ جتنی آج لڑی جا رہی ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ کو بشارتیں ملی تھیں ان کے عروج کا زمانہ آگیا ہے۔ اس وقت سب کچھ بھول کر ہمیں بس ہنستے مسکراتے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں خوشیاں ہمارے چہروں سے یوں بہہ کر آ رہی ہوں جس طرح پہاڑ سے برفانی پانی کے نالے بہہ کر آ رہے ہوتے ہیں۔ اور آگے بڑھتے چلے جاؤ"

حضرت صاحب نے کن حالات میں کن ضروریات کے پیش نظر عقد ثانی فرمایا اور اس عقد کی واقعاتی تفاصیل کو میرے علاوہ کسی اور کے لئے پوری طرح سے بیان کرنا ممکن نہ ہو گا۔ اس لئے مناسب ہو گا کہ میں مختصراً اس کی تفصیل یہاں بیان کروں۔

فروری 1982ء میں حضرت صاحب نے میرے بھائی ایاز محمود احمد خان کو جو ان دنوں پنڈی میں قیام پذیر تھے اسلام آباد اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔

میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ اس کے لئے تمہارے ساتھ دو سٹنگز (Sitting) کروں گا ان ملاقاتوں میں سب سے پہلے آپ نے فرمایا کہ عیسائیت میں قربانی کا یہ تصور ہے کہ عورتیں ننز (NUNS) بن جاتی ہیں۔ لیکن دین حق اس سے مختلف قربانی کا تصور پیش کرتا ہے۔ پھر حضرت صاحب نے حضرت خدیجہؓ کی وفات اور آنحضرت ﷺ کا حضرت عائشہ صدیقہ سے شادی کرنے کا ذکر فرمایا اس گفتگو کے دوران حضرت صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی کی تمام شادیوں اور ان کے پس منظر میں موجودہ ضروریات کا ذکر بھی فرمایا۔

بعدہٗ حضرت صاحب نے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات کے بعد اپنے لئے شادی کرنے کو بیان فرمایا۔ ساری باتیں تفصیلاً بیان کرنے کے بعد آپ نے میرے رشتہ کے لئے اپنے منشاء کا اظہار فرمایا۔ اور میرا اور میرے والد کا متوقع جواب کیا ہو گا اس کے متعلق ان سے استفسار فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے حضور چالیس روز کے لئے استخارہ کرنے کا ہے اور پھر اگر اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کی اجازت دے دی تو آپ باقاعدہ پیغام پہنچائیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس دوران (یعنی ان چالیس دنوں میں) میں بھی دعائیں کروں اور اس غرض کے لئے ہوسٹل سے گھر آ جاؤں۔ چنانچہ میں 22۔ فروری کو ربوہ آگئی۔

حضرت صاحب نے میرے بھائی سے فرمایا کہ تم میرے نمائندہ ہو گے۔ اور میں اور تم ایک فریق ہوں گے اور طاہرہ اور اس کی امی اور ابا دوسرا فریق ہوں گے۔ 5۔ اپریل کو چالیس روزہ استخارہ کی مدت ختم ہوئی تو پوری طرح سے شرح صدر ہونے کے بعد اسی روز مغرب کے بعد آپ نے شادی کا پیغام تحریر فرمایا۔ اور اسے بھجواتے ہوئے یہ تاکید فرمائی کہ رات بارہ بجے کے بعد یعنی 6۔ اپریل کو اسے کھولیں۔

میں ایک بات یہاں اچھی طرح سے واضح کرنا چاہتی ہوں اور اسی کی وضاحت کے لئے یہ تفصیل لکھ رہی ہوں۔ اور وہ یہ کہ حضرت صاحب کی یہ خواہش تھی کہ میں یہ فیصلہ قطعاً کسی قسم کے دباؤ کے بغیر کروں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت صاحب نے چالیس روزہ دعاؤں کے دوران مجھے بھی دعا کرنے کے لئے کہا۔ تو اس میں دعا کرنے کے علاوہ یہ حکمت بھی تھی کہ اس عرصہ کے دوران میں آزادی سے معاملات کے بارے میں ذاتی طور پر سوچ بھی لوں۔ کیونکہ اس وقت تک میرے والدین کو بھی اس تجویز کا علم نہ تھا۔ اور پھر صرف میرے بھائی کے ذریعے مجھے آپ کے منشاء کا علم ہوا۔ میرے والدین نے بھی مجھے اس بات کی مکمل آزادی دی کہ میں یہ فیصلہ اپنی مرضی سے کروں۔ چنانچہ میری والدہ نے مجھ سے واضح طور پر کہا کہ اس رشتہ کو قبول کرنا بہت بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ اس لئے تم اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرنا کہ ہماری کیا رائے ہے۔ اور پوری آزادی سے اپنا فیصلہ کرنا۔

چنانچہ میں واضح اور برملا طور پر اس بات کا اظہار کروں گی کہ حضرت صاحب سے شادی کا فیصلہ میں نے مکمل طور پر اپنی مرضی سے کیا۔ حضرت صاحب اس معاملہ میں بہت حساس تھے شادی کے بعد شروع میں کئی بار مجھ سے پوچھا تم اپنے فیصلہ پر پچھتا تو نہیں رہی۔ کیونکہ حضرت صاحب نے اس معاملے میں پوری شرعی احتیاط برتی تھی اور یہ شادی محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی رضا کے لئے کی تھی اس لئے جب کبھی حضرت صاحب کو محسوس ہوتا کہ کسی نے عمر کے تفاوت کی وجہ سے معترضانہ رنگ میں بات کی ہے تو آپ کو بہت تکلیف ہوتی۔ اور میرا اس تفصیل سے بیان کرنے کا یہی مقصد ہے کہ تا آنے والے وقت میں ہمیشہ کے لئے یہ بات واضح ہو جائے کہ یہ شادی حضرت صاحب نے کلیتہً "اللہ تعالیٰ کے حکم اور رضا سے کی اور میں نے اس رشتہ کو بغیر کسی دباؤ کے شائبہ کے اپنی خوشی کے ساتھ قبول کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

جماعت کے دو واجب التعظیم افراد کی رحلت

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (اللہ تعالیٰ عمر میں برکت دے) کی نصف صدی سے زیادہ کی رفیقہ حیات۔ حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ (اللہ تعالیٰ درجات بڑھاتا رہے) جن کا وجود نہ صرف خاندان حضرت بانی سلسلہ بلکہ ساری جماعت کے لئے۔ گوناں گوں خاندانی روایات کا حامل تھا۔ اور اس اعتبار سے ہم سب کے لئے واجب التعظیم تھا۔ حال ہی میں اس دنیا سے گزر گئیں۔ حضرت امام لرابع نے ان کو جن مختصر لیکن پر مغز الفاظ میں خراج تحسین ادا فرمایا ہے اور آپ کے متعلق تعریفی لیکن حقیقت سندانہ الفاظ و انداز میں موصوفہ کے اوصاف و محاسن کا ذکر فرمایا ہے۔ اس بڑھ کر اور کوئی کیا کہے یا لکھے گا۔ یا پھر بلکہ زیادہ صحیح ہے کہ حضرت میاں صاحب ہی اپنی رفیقہ حیات جن کی یاد ان کو لازماً محزون کرتی رہے گی۔ وہی مصدقہ کوائف ضبط تحریر میں لا سکتے ہیں۔ خاندان مبارکہ سے میرا کوئی خونی رشتہ تو نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخصوص جہت سے ان کو (یعنی خاندان کے جملہ افراد کو بالخصوص اوپر کی تیسری نسل سے قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ یعنی 30-1929ء سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے ان کے گھر میں حاضر ہو کر پڑھانے کا شرف حاصل ہے۔ موجودہ حوالہ سے کیوں تو مجھے حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم اور ان کے شوہر نامدار حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کی جملہ بڑی صاحبزادیوں محترمہ آمنہ طیبہ۔ محترمہ طاہرہ بیگم۔ محترمہ ذکیہ بیگم۔ امتہ القدوس کو ان کے طالب علمی کے ایام میں انگریزی پڑھانے کا شرف حاصل ہے۔ میری ان قابل قدر شاگردوں نے مجھے صرف انہی ایام میں ادب و تعظیم کے مقام پر نہ بٹھائے رکھا۔ بلکہ اس زمانہ کے استادی شاگردی کے رشتہ کو آج تک اسی جذبہ اور محبت سے قائم رکھا۔ جو میرے لئے سرمایہ حیات ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں میں آج تک تعزیت کے لئے بھی حاضر نہیں ہو سکا۔ میری صحت نے اس کی اجازت ہی نہیں دی۔ ملنے کی سعادت پاتا۔ تو یہ ضرور عرض کرتا کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اپنے ہموم و غموم کے باوجود۔ کچھ وقت یکسوئی پا کر۔ حضرت ممدوحہ کی سیرت اور خدمات کے متعلق ایک مفصل نوٹ تحریر فرمائیں۔ تا جماعت کو خاندان کی منفرد اور مخصوص صلاحیتوں کا کماحقہ علم ہو جائے۔ سیدہ موصوفہ کے کردار کے ایک پہلو کا ذکر کرنا میں بھی اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہوں اور وہ آپ کی بحیثیت شاگرد اپنے اساتذہ سے ادب و احترام کے جذبہ سے معمور ہونے کی صفت ہے۔ مہمان نوازی۔ اور ذرہ نوازی تو خاندان مبارکہ کا خاص وصف ہے ہی۔ اس جذبہ کی تسکین جس والہانہ انداز میں سیدہ موصوفہ کسی غرض سے ان کے ہاں جانے کے وقت کیا کرتی تھیں۔ وہ حقیقتہً قابل قدر ہے۔ مہمان نوازی (فیاضانہ) اس طریق پر التزام سے عمل کرتی تھیں کہ گھر میں جو کچھ موجود ہے۔ وقت اور موسم کے لحاظ سے بغیر مہمان کو پوچھے پیش کر دو۔ حضرت آمنہ طیبہ بھی اسی طرح مہمان کی ڈرائنگ روم میں آمد کا پتہ چلتے ہی 'ٹھنڈا اور گرم دونوں قسم کا مع چائے کے لوازمات۔ بھجوانے میں منفرد عجلت کا مظاہرہ کرتی تھیں۔ جس محبت اور عقیدت سے آپ اس خاکسار کی (اپنے پرانے استاد کی) خاطر تواضع فرماتی تھیں اس کی قدر مجھے ہی معلوم ہے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ اور حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کو اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے اور تادیر صحت کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے بلکہ بخشے رکھے۔

انہی ایام میں جو جماعتی لحاظ سے قابل قدر اور اخلاص اور قربانی کرنے والا صاحب ایمان جماعت میں معروف اور بے لوث خدمت کرنے والا۔ ماہر چشم مقبول خدمت وجود ہم سے جدا ہوا۔ وہ میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق اہل ربوہ اور اسی طرح باہر کی جماعتوں کے دلوں میں محبت اور عقیدت کے جذبات موجزن کر دیئے تھے۔ اس کا تھوڑا سا مظاہرہ ان کی رحلت پر دیکھنے میں آیا۔ جنرل صاحب کا آخری دیدار کرنے والوں اور ان کے جسد خاکی کو ان کی ابدی اور آخری آرام گاہ پر پہنچانے اور ان کے لئے دعا کرنے والوں کی اتنی بھاری جمعیت بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ ہزاروں سوگواروں نے اپنے محبوب خادم سلسلہ کو اپنی دلی دعاؤں سے اس جہاں فانی سے رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

اپنے پیشہ (معلمی) کے اعتبار سے مجھے یہ اعزاز حاصل ہے۔ محض تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور پھر ربوہ میں پڑھانے کی وجہ سے۔ کہ ہمارا یہ منفرد ادارہ ہی ہے۔ جس کے استاد و شاگرد آپ سے اس قدر محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو دل و جان سے چاہتے ہیں۔ اس کی درخشاں مثال محترم جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی ہے۔ جب کبھی میں حاضر ہوا۔ نہایت محبت سے اپنے پرانے استاد کا علاج کیا۔ کسی معاوضہ کے ذکر یا اس کی خواہش کے بغیر۔ کہ گویا میرا علاج کر کے۔ مجھ پر نہیں۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان کر رہے ہیں۔ عقیدت اور اخلاق حسنہ کے اس پیکر نے موقع نکال کر میرے راولپنڈی حاضر ہونے پر میرے اعزاز میں ایک شام جماعت اور بیرون جماعت کے معزز اور اپنے پیشہ کے لحاظ سے معروف و مقتدر احباب کی ایک معقول تعداد کو مدعو کر کے مجھے ممنون احسان کیا۔ جنرل موصوف کو جماعت احمدیہ کے جملہ افراد سے جس قدر محبت تھی۔ وہ کسی کسی کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ سکول کے ہوسٹل کے ایک باورچی کے بیٹے کی بصارت پر اثر پڑا۔ مشکل سے کرایہ کا انتظام کر کے راولپنڈی پہنچے۔ علاج پانچ ہزار روپیہ یکمشت چاہتا تھا۔ آپ نے وہ رقم اپنے پاس سے خرچ کی۔ اور بے لوث اور گراں قدر خدمت پانے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ درجات بڑھائے۔

اور جنت میں اس مخلص اور نیک نام بھائی کو اعلیٰ مقام دے۔

یاد ماضی

ملک صلاح الدین صاحب- ایم اے

پروفیسر محمد عطاء الرحمان صاحب آف آسام

7- اکتوبر 1967ء کے الفضل کے شمارے میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم- اے نے پروفیسر محمد عطاء الرحمان صاحب آف آسام کے متعلق لکھا۔

قارئین کرام یہ معلوم کر کے شدید صدمہ محسوس کریں گے کہ سلسلہ کے ایک قدیم خادم فدائی اور بزرگ جناب پروفیسر محمد عطاء الرحمان صاحب ایم- اے 27- اگست کو تقریباً چھ بجے صبح علاقہ آسام میں اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں .... آپ حضرت مولوی محمد امیر صاحب کے فرزند ارجمند تھے اور آپ نے گوناگوں خدمات سلسلہ کا موقعہ پایا تھا۔ آپ نے تحریک جدید کے دفتر اول میں قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ادا کر کے شمولیت کی تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیوی لحاظ سے عروج پر پہنچے اور صوبائی وزیر داخلہ کے ممتاز عہدے پر بھی فائز رہے ہیں- ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) میں آپ کے مطبوعہ رشحات قلم سے آپ کے اعلیٰ علمی معیار کا علم ہوتا ہے۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ 1936ء کے جلسہ سالانہ پر بیت اقصیٰ میں ایک تقریر کا آپ کی صدارت میں انتظام ہوا تھا۔ اور آپ کے تعارف کے طور پر جناب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے یہ بیان کیا تھا کہ جن ایام میں میں ابھی نوجوان ہی تھا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوا تھا تو پروفیسر صاحب محترم کے علم و فضل کی شہرت اس وقت بھی موجود تھی۔ چنانچہ آپ جب لاہور میں تشریف لائے تو آپ کی شہرت کی وجہ سے ہم لوگ جوق در جوق آپ کی تقریر سننے کے لئے پہنچے تھے۔

20-21 دسمبر 1958 میں آسام میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ آپ نے دین حق کے متعلق ایک فاضلانہ مضمون سپرد قلم کیا تھا گویا کوزہ میں دریا بند کرنے کے مترادف تھا۔ اور متعدد اخبارات و رسائل نے اسے شائع کیا۔ اور دین حق

The Need of the Hour

کے نام سے نظارت دعوت قادیان اب چوتھی بار اسے شائع کرنے والی ہے۔ آپ نے اپنے اہل وطن کی خدمت و ہدایت کے لئے بغیر کسی خارجی تحریک کے از خود آسامی زبان میں کلام پاک میں تفسیری حواشی تیار کیا جو بائیسویں پارے تک مطبوعہ صورت میں مرکز میں موصول ہو چکا ہے۔ اور ان کی ہمشیرہ محترمہ مہر النساء صاحبہ نے جو ایک مخلص خاتون ہیں تحریر کیا ہے کہ یہ ترجمہ مع حواشی 27 پاروں تک آپ نے مکمل کر لیا تھا اور 28 سے 30 پارے تک انہوں نے ترجمہ کر لیا تھا۔ صرف تفسیر اور پروف اس حصہ کے باقی ہیں (جس کی تکمیل کے لئے موصوف کے کوشاں ہونے کا اشارہ خط سے ملتا ہے) موصوف کا ایڈریس بیت الحمد ان کو نیا ڈاک خانہ ڈبروگڑھ آسام ہے۔ آپ نے ابنائے وطن کو دین حق کے منور و تابندہ و درخشندہ چہرے سے روشناس کرانے کے لئے اعلائے دین و اعلائے کلمتہ اللہ کا یہ خصوصی شاہکار مکمل کرنے کا شدید جذبہ آپ کے قلب صافی میں موجزن ہونا اور اس بات کے مطابق کہ کام اپنے انجام کے مطابق پرکھے جاتے ہیں کے مطابق زندگی کا اختتام ایسی نیک خدمت میں ہونا آپ کے قابل صد رشک حسن خاتمہ پر دال ہے۔ احباب آپ کے رفع الدرجات کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس فیض جاری کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور اس نیک کام کو جاری رکھنے والے آپ کے قائم مقام پیدا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا اس دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے سے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جائے تو سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھلائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبد الباسط شاہد

تاثراتِ قادیان

مکرم جناب ملک فضل حسین صاحب نے متعدد مفید و کار آمد کتب کا احمدیہ لٹریچر میں اضافہ کیا ہے آپ کی ایک نہایت مفید کتاب جو دسمبر 1938ء میں "تاثرات قادیان" کے نام سے شائع ہوئی تھی آج بھی اسی طرح مفید اور دلچسپ ہے جس طرح آج سے نصف صدی پہلے تھی۔

جناب ملک صاحب اس کتاب کی تالیف کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے۔ زمانہ کی ضرورت اور تقاضوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"ہم...... بہت سے رفقاء کے ذاتی مشاہدات پیش کئے دیتے ہیں کہ جنہوں نے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ کے حال اور قال سے واقف ہوئے یا آپ کی زندگی میں قادیان آئے اور یہاں کا رنگ ڈھنگ دیکھا۔ جن میں سے بعض ایسے ہیں...... جنہوں نے آپ) کا بچپن اور جوانی کا زمانہ دیکھا۔ بعض ایسے ہیں جو (آپ) کے گمنامی و گوشہ نشینی کے وقت کے شاہد ہیں۔ بعض ایسے جنہوں نے (آپ) کو قادیان سے باہر دیکھا۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے (آپ) کی زیارت قادیان میں آکر کی...... بعض ایسے ہیں جو...... ہندو اور سکھ ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو..... عیسائیت کے علمبردار اور پادری تھے اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے آپ کے کمالات کو دیکھتے ہی آپ کی غلامی اختیار کرلی۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو (آپ) کا شہرہ سن کر قادیان آئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے (آپ) کو جلوت میں دیکھا۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے آپ کو خلوت میں دیکھا۔"

اپنے اس تالیف کے کام کی اہمیت بتاتے ہوئے جناب ملک فضل حسین صاحب لکھتے ہیں۔

"ہمیں توقع ہے اور کامل توقع ہے کہ ان عینی شاہدوں کی چشم دید شہادت اور پر کیف تاثرات پوری توجہ۔ دلچسپی اور دل جمعی کے ساتھ پڑھے جائیں گے جو ایک ایسے شخص نے جمع کئے ہیں جو ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہے۔ بیمار ہے اور فالج ایسے آزار میں مبتلا ہے کہ جس میں معمولی اور ہلکی سی دماغی محنت بھی خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتی مگر وہ اس قسم کے خطرہ اور خدشہ کو محسوس کرتا ہوا بھی اس تکلیف کو اس لئے گوارہ کر رہا ہے کہ اس کے دل میں اپنی قوم اور ملت کا درد ہے اور وہ اس کی ترقی اور خوشحالی کا دل سے متمنی ہے......"

تاثرات قادیان میں سب سے پہلے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی زبانی ایک شہادت تحریر کی ہے جس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

قادیان کے پاس کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ (جھنڈا سنگھ) جو عرصہ ہوا فوت ہو گیا ہے اور وہ معمر آدمی تھا۔ مجھ سے بیان کیا کرتا تھا کہ میں مرزا صاحب سے بیس سال بڑا ہوں اور بڑے مرزا صاحب (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے والد محترم) کے پاس میرا آنا جانا رہتا تھا۔ میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس بڑے مرزا صاحب سے ملنے آتا تھا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے مرزا غلام قادر کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جواب دیتے تھے کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے لیکن وہ تو الگ الگ ہی رہتا ہے اور لڑکیوں کی طرح شرم کرتا ہے اور شرم کی وجہ سے کسی سے ملاقات نہیں کرتا پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے تھے۔ مرزا صاحب آنکھیں نیچے کئے ہوئے آتے اور اپنے والد سے کچھ فاصلہ پر سلام کر کے بیٹھ جاتے۔ بڑے مرزا صاحب ہنستے ہوئے فرماتے کہ "لو اب تو تم نے اس دلہن کو دیکھ لیا ہے"...... وہی سکھ جاٹ ایک دفعہ قادیان آیا۔ اس وقت ہم بہت سے آدمی گول کمرے میں کھانا کھا رہے تھے۔ اس نے پوچھا کہ مرزاجی کہاں ہیں؟ ہم نے کہا اندر ہیں اور چونکہ اس وقت باہر تشریف لانے کا وقت نہیں ہے اس لئے ہم بلا بھی نہیں سکتے کیونکہ آپ کام میں مشغول ہوں گے جب وہ تشریف لائیں گے تو مل لینا۔ اس پر اس نے فوری بے دھڑک ہو کر آواز دے دی کہ مرزاجی باہر آؤ۔ حضرت صاحب برہنہ سر اس کی آواز سن کر باہر تشریف لے آئے اور اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا۔ سردار صاحب! اچھے ہو۔ خوش ہو۔ بہت دنوں کے بعد ملے۔ اس نے کہا کہ ہاں میں خوش ہوں مگر بڑھاپے نے ستا رکھا ہے...... پھر وہ بڈھا سکھ میرے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا اور کہنے لگا کہ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ لڑکا ملاہی رہے گا اور مجھے فکر ہے کہ میرے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا۔ ہے تو یہ نیک مگر اب زمانہ ایسا نہیں۔ چالاک آدمیوں کا زمانہ ہے۔ پھر بعض اوقات آب دیدہ ہو کر کہتے تھے کہ غلام احمد نیک اور پاک ہے جو حال اس کا ہے وہ ہمارا کہاں...... یہ باتیں سناتے ہوئے وہ سکھ خود بھی چشم پر آب ہو گیا اور کہنے لگا۔ آج مرزا غلام مرتضٰی (حضرت بانی سلسلہ کے والد بزرگوار) زندہ ہوتا تو کیا نظارہ دیکھتا۔ ص 46۔

علامہ سر محمد اقبال کے استاد مولوی سید میر حسن صاحب سیالکوٹی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو بخوبی جانتے تھے۔ آپ نے اپنی جوانی میں کچھ عرصہ سیالکوٹ میں گزارا تھا۔ اس زمانہ کے حالات بیان کرتے ہوئے استاد موصوف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ دینی غیرت۔ کثرت مطالعہ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ

"افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں ص 56

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک وکیل مولوی فضل دین لاہوری کی ایک شہادت بھی اس کتاب میں موجود ہے جس سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت شعاری پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ ایک ایسی مجلس میں جہاں بہت سے پڑھے لکھے لوگ جمع تھے "اتفاق سے مرزا صاحب کا ذکر آ گیا۔ ایک شخص نے ان کی مخالفت شروع کی..... مولوی فضل دین صاحب...... کو یہ سن کر بہت جوش آگیا اور انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا کہ میں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں..... لیکن مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا میں قائل ہوں۔ میں وکیل ہوں اور ہر قسم کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں اور ہزاروں کو میں نے اس سلسلے میں دوسرے وکیلوں کے ذریعہ بھی دیکھا ہے۔ بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاکاری سے کام لیں گے انہوں نے مقدمات کے سلسلہ میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی بلا تامل بدل دیا لیکن میں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب کو ہی دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ میں ان کے مقدمہ میں وکیل تھا اس مقدمہ میں میں نے ان کے لئے ایک قانونی بیان تجویز کیا اور ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے اسے پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ میں نے کہا کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا اور قانوناً اسے اجازت ہے کو جو چاہے وہ بیان کرے۔ اس پر آپ نے فرمایا قانون نے اسے یہ تو اجازت دے دی ہے کہ جو چاہے بیان کرے مگر خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ وہ جھوٹ بھی بولے اور نہ قانون ہی کا یہ منشاء ہے۔ پس میں کبھی ایسے بیان کے لئے آمادہ نہیں ہوں جس میں واقعات کا خلاف ہو۔ میں صحیح صحیح امر پیش کروں گا؟ وکیل صاحب نے بڑے جذبہ اور جوش سے یہ سارا بیان دیا اور اپنی اس شہادت کو ان الفاظ پر ختم کیا۔ میں انہیں کامل راستباز یقین کرتا ہوں اور میرے دل میں ان کی بڑی عظمت ہے۔" ص 91

ایک جرمن سیاح مسٹر فریڈرک جو چند گھنٹے کے لئے قادیان گئے تھے مگر وہاں کے قیام سے اتنے متاثر ہوئے کہ ایک ہفتہ قیام کیا وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"..... جس شخص کو قادیان جانے کا اتفاق ہو میں اسے مشورہ دوں گا کہ وہ وہاں کچھ عرصہ ٹھہرے کیونکہ کچھ عرصہ ٹھہرنے پر ہی قادیان کی حقیقی سپرٹ انسان پر ظاہر ہونا شروع ہوتی ہے لیکن جو شخص ایک آدھ دن ٹھہر کر چلا جائے اسے وہاں کوئی دلچسپی نظر نہ آئے گی۔ قادیان۔ دہلی و آگرہ کی طرح شاندار عمارات کا مجموعہ نہیں لیکن ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہاں ہر دن جو گزارا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے اور بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جو قادیان سے خالی ہاتھ واپس گئے ہوں۔ لیکن وہاں سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کی قیمت کا اندازہ سکوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ یہ بہت زیادہ قیمتی بلکہ انمول چیز ہے۔ میں نے ایشیا میں ایک لمبا سفر کیا ہے اور بہت مقامات دیکھے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں پھر دیکھنے کو دل چاہتا ہے اور ایسے مقامات میں قادیان کا نمبر سب سے اول ہے۔ ص 206)

قریباً اڑھائی صد صفحات کی یہ مفید اور دلچسپ کتاب جو اب نایاب ہو چکی ہے یقیناً اس قابل ہے کہ اسے مکمل صورت میں دوبارہ شائع کیا جائے۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں

الفضل 12 نومبر 1967ء میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا جسے ہم احباب کی خدمت میں پھر پیش کرتے ہیں تاکہ مضمون نگار حضرات اور ادارہ الفضل ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں۔ نوٹ کا متن یہ ہے۔

"اخبار الفضل میں اشاعت کی غرض سے کوئی مضمون' رپورٹ' حالات' درخواست وغیرہ جو چیز بھی آپ بھجوائیں وہ صاف اور خوشخط اور کافی حاشیہ چھوڑ کر کاغذ کے ایک طرف لکھی ہونی چاہئے ان امور کا ملحوظ نہ رکھنا اس ارسال کردہ چیز کی اشاعت میں روک کا باعث ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ جملہ احباب اس بارہ میں اپنے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے پورے طور پر ادارہ الفضل سے تعاون فرماتے رہیں گے"۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کے عظیم مجاہد آزادی - جوہر داؤد

روس کی کاکیشیائی مسلم ریاست کے تاریخ ساز افسانوی مجاہد آزادی اور چیچنیا کے صدر جوہر داؤد نے گزشتہ دنوں اپنے ملک کی آزادی کی جدوجہد میں جان قربانی کر دی اور مجاہدین آزادی کی صف میں تاریخی مقام حاصل کرلیا۔

جنرل داؤد 1944ء میں پیدا ہوئے۔ اس اعتبار سے ان کی شہادت کے وقت ان کی عمر 52 سال تھی۔ انہوں نے سوویت ائر فورس میں بطور پائلٹ خدمات سرانجام دیں۔ وہ پہلے چیچن باشندے تھے جو روس کی ریڈ آرمی میں جنرل کے عہدے تک پہنچے۔ انہوں نے بالٹک ریاستوں میں چار سال بمبار بیس کمانڈر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور 1990ء کے آخر میں چیچنیا چلے گئے۔ اور یہاں پر وہ تحریک آزادی میں شامل ہو گئے۔ جنرل داؤد بہت جلد چیچنیا کی آزادی کی جدوجہد میں ہردلعزیز رہنما کے طور پر ابھر کر سامنے آگئے انہیں 27۔ اکتوبر 1991ء کو جمہوریہ چیچنیا کا صدر منتخب کیا گیا۔

تحریک آزادی کے دوران جنرل داؤد عوام کے ایک عظیم ہیرو کے طور پر سامنے آئے۔ اور اب شہادت کا جام پی کر ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے۔ انہوں نے اپنے بچپن میں دوسری عالمگیر جنگ کے دوران اپنی قوم کو علاقہ بدر ہوتے دیکھا تھا اور اسی بات نے انہیں روسیوں کے خلاف مزاحمت کے دوران ناقابل شکست بنا دیا۔

صدر داؤد نے اپنی ہمت جرات اور کم وسائل کے باوجود علم جہاد بلند رکھا۔ اس دوران انہوں نے بار بار عالم اسلام سے مدد کی درخواست کی مگر کسی نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا جانباز چیچن رہنما دارالحکومت گروزنی سے تیس کلومیٹر دور ایک گاؤں "چاؤ تال" میں روسی فوج کی گولہ باری سے شہید ہو گئے۔

چیچن کمانڈر شامل سیالوف نے خبر دی کہ اسلام اور چیچنیا کا جانباز مجاہد بالآخر شہید ہو گیا۔ روسی ٹی وی کے مطابق جنوبی چیچنیا میں روسی فوجوں کی شدید گولہ باری کے باعث چیچن رہنما شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے۔

OOO

چین کا اعلان

چین نے ایٹمی دھماکوں پر مکمل پابندی لگانے کی اپیلوں کو رد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بعض دھماکے جوہری توانائی کا پرامن استعمال ہوتے ہیں۔ چینی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ چین اب بھی ایٹمی آزمائشوں پر پابندی کی حمایت کرتا ہے۔ مگر وہ پرامن جوہری دھماکوں کو ان پابندیوں سے مستثنیٰ کرنا چاہتا ہے۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ چین اب ایٹمی تجربات جاری رکھنے والا آخری ملک ہے چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے یہ بیان گزشتہ ہفتہ ماسکو میں سات ترقی یافتہ ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کے بعد دیا ہے۔ جس میں ان ایٹمی طاقتوں نے دھماکہ خیز جوہری آزمائشوں کو ختم کرنے پر اتفاق کیا تھا۔

OOO

عراق کی شکایت

عراق نے الزام لگایا ہے کہ اقوام متحدہ نے عراق کے ساتھ جو سمجھوتہ کیا تھا اب وہ مجوزہ سمجھوتے کے تحت تبدیلیاں کر کے سمجھوتے کی شرائط میں تبدیلیاں کر رہا ہے۔ اس سمجھوتے کے تحت عراق اپنا تیل فروخت کر کے اپنے عوام کے لئے خوراک اور دوائیں حاصل کیا کرے گا۔ اقوام متحدہ میں عراقی سفیر نے الزام لگایا کہ طے شدہ مجوزہ سمجھوتے میں یہ تبدیلی امریکہ اور برطانیہ کے دباؤ پر کی ہے۔ عراقی سفیر نے بتایا کہ عراق نے اس سلسلے میں گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کے ساتھ ایک وسیع سمجھوتہ پر اتفاق کیا تھا۔ لیکن اب اقوام متحدہ نے امریکہ اور برطانیہ کے دباؤ پر ایک نیا متن پیش کیا ہے۔

OOO

برطانیہ - بارودی سرنگیں

برطانیہ نے کہا ہے کہ اب بارودی سرنگوں کے خاتمے کے لئے بین الاقوامی مہم کے احترام میں وہ ان ہلاکت خیز ہتھیاروں کے اپنے ذخائر کو تلف کرنا شروع کر دے گا۔

برطانوی وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر کا کہنا ہے کہ برطانیہ اپنے آدھے ذخائر کو فی الفور تلف کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ باقی اس وقت تلف کئے جائیں گے جب بارودی سرنگوں پر ایک عالمی پابندی پر اتفاق رائے ہو جائے گا۔ بارودی سرنگوں کا استعمال محدود کرنے پر ایک بین الاقوامی کانفرنس جینیوا میں جاری ہے۔

OOO

چرنوبل کی تباہی کی دسویں سالگرہ

دس سال قبل روس میں چرنوبل کے مقام پر ایٹمی ری ایکٹر میں شدید دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں شدید تابکاری فضا میں پھیل گئی۔ ایٹمی ری ایکٹروں کی تاریخ میں یہ شدید ترین حادثہ تھا جس میں 4 ہزار 3 افراد مارے گئے۔ دیگر شہریوں کو چرنوبل سے 35 کلومیٹر دور منتقل کر دیا گیا۔ اس حادثے کے بعد اطراف میں شدید بیماریاں پھوٹ پڑیں۔

روس میں گزشتہ روز چرنوبل کے ایٹمی ری ایکٹر میں ہونے والے اس دھماکے کی 10 ویں سالگرہ منائی گئی۔ لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے پہلے میوزک روک کر گھڑی کی آواز سنائی گئی۔ بہت سے مظاہرین نے اس موقع پر چرنوبل کے ایٹمی مرکز کو بند کرنے کا مطالبہ کیا۔

روس اور یوکرین کے صدروں نے اس موقع پر ان افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے چرنوبل میں لگنے والی آگ پر قابو پانے میں مدد دی تھی۔

OOO

جنوبی کوریا میں جنگل کی آگ

جنوبی کوریا میں تین دن قبل جنگلوں میں لگنے والی آگ ابھی تک بجھائی نہیں جاسکی۔ تین ہزار ہیکٹر کے رقبے میں عمارتی لکڑی کے جنگل جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ 180 افراد بے گھر ہوئے ہیں اور 5 فارم و تیج برباد ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں آگ بجھانے والے کارکن اور رضاکاروں کے علاوہ 20 ہیلی کاپٹر بھی آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔ لیکن یہ آگ قابو میں آنے کی بجائے بڑھتی جارہی ہے۔ آرمی کے ایک فائرنگ سکواڈ کی مشقوں کے بعد یہاں آگ لگ گئی تھی۔ ابھی تک اس آگ میں کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔

OOO

چین روس سرحدی معاہدہ

نصف صدی کے لگ بھگ عرصے سے روس اور چین کے درمیان 5 ہزار میل لمبی سرحد تنازعات کا سبب بنی رہی۔ دونوں ملکوں کی افواج اس طویل سرحد کے دونوں اطراف جھڑپوں میں مصروف رہیں۔ کئی بار دونوں ملکوں میں باقاعدہ جنگ چھڑ جانے کے خطرات بھی پیدا ہوئے۔

اب روس کے صدر مسٹر بورس یلسن کے دورہ چین کے دوران ایک تاریخی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں جن کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان یہ جھگڑا طے پا گیا ہے۔ اس سرحدی تنازعے کو چھوڑ کر دونوں ملکوں کے درمیان کوئی تنازعہ پہلے ہی باقی نہ رہا تھا۔ اب اس مسئلے کے حل بعد دونوں ملکوں کی دوستی میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہ گئی۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے کے وقت روس کے صدر بورس یلسن نے چینی زعماء کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر تصاویر اتروائیں اور ٹی وی کیمروں نے دوستی کا یہ نظارہ ساری دنیا کو دکھایا۔

OOO

ہماری تاریخ

جنوبی افریقہ میں 13۔ جنوری 1962ء کو احمدیہ جماعت کی تیسری سالانہ کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر صدارتی خطاب کا عنوان تھا "احمدیہ جماعت کا مستقبل" صاحب صدر نے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ گزشتہ تین سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو خاصی ترقی حاصل ہوئی ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ نے اپنے خطاب میں دین حق کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج سے کئی سال پہلے عیسائیت نے تمام ایسے ممالک کی طرف خاص طور پر رخ کیا جو ان کی مملکتیں بن چکے تھے۔ اور پورا زور لگا کر وہاں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کی اور اس میں کیا شک ہے کہ ان کوششوں کے نتیجہ میں عیسائیت دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئی۔ لیکن پھر ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے دین حق کے پھیلانے کے لئے ایسے انتظامات کئے کہ دنیا حیران رہ گئی۔ اور ہر طرف یہ چرچا ہونے لگا کہ عیسائیت جو روز بروز ترقی کر رہی تھی اب حالات اس کے لئے سازگار نہیں رہے۔ صاحب صدر نے کئی عیسائی مصنفوں کا حوالہ دیا جہاں یہ کہا گیا تھا کہ عنقریب افریقہ سارے کا سارا عیسائیت کی آغوش میں آجائے گا۔ اس کے بعد آپ نے ایسے مصنفین کا بھی حوالہ دیا جنہوں نے یہ برملا کہا کہ اب نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں کون سا مذہب غالب آئے گا۔ عیسائیت کی ترقی کے رک جانے کا ذکر کرتے ہوئے انہی مصنفین نے اپنی شکست کا ذکر کیا۔

جنوبی افریقہ کی احمدیہ جماعت کے صدر صاحب کا یہ خطاب 9 اور 16 مارچ 1962ء کے اخبار ٹروتھ میں شائع ہوا۔

خط، کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ۔ کھلی بستی

کچھ عرصہ ہوا لندن سے شائع ہونے والے روزنامہ جنگ میں مکرم ناصر احمد پروازی (پرویز پروازی) کا کسی شخص کے مضمون کے جواب میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ یہ بات ہرگز درست نہیں کہ ربوہ میں غیر از جماعت دوستوں کو آنے نہیں دیا جاتا۔ مکرم پروازی صاحب نے متعدد بڑے بڑے اشخاص کا نام اور ان کے ربوہ آنے کے اوقات اور احباب ربوہ سے تعلقات کا ذکر کیا تھا۔ ربوہ ہمیشہ ایک کھلی بستی رہا ہے نہ صرف یہ کہ یہاں آنے کی کسی کو ممانعت نہیں بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ دنیا کا ہر فرد کبھی نہ کبھی اس بستی میں ضرور آئے۔ 1967ء کے اکتوبر میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے دوسری کل پاکستان اردو کانفرنس منعقد کرنے کا جو اعلان کیا تھا۔ وہ خلاصۃً آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ اعلان ناصر احمد پروازی معتمد مجلس استقبالیہ کی طرف سے تھا۔ آپ نے لکھا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی دوسری کل پاکستان کانفرنس اللہ نے چاہا تو 14-15 اکتوبر 1967ء بروز ہفتہ اور اتوار انعقاد پذیر ہو گی۔ اس کانفرنس میں ملک بھر کے چنیدہ دانش ور شریک ہو کر اردو زبان، ادب اور صحافت کے مسائل پر مقالے پڑھیں گے۔ اس کانفرنس کے لئے پنجاب یونیورسٹی نے پروفیسر سید وقار عظیم صدر شعبہ اردو ڈاکٹر سید نذیر احمد صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور ڈاکٹر عبد العظیم صدر شعبہ کیمیا گورنمنٹ کالج لاہور کو اپنا خصوصی مندوب نامزد کیا ہے۔ سندھ یونیورسٹی نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کو اور کراچی یونیورسٹی نے میجر آفتاب حسن صاحب اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب کو اپنا مندوب مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اس کانفرنس کے موضوعات جو اس اعلان میں شائع کئے گئے وہ یہ ہیں۔

1۔ زبان اور اس کے مسائل
2۔ ادب کے مسائل
3۔ صحافت کے مسائل
4۔ تدریسی مسائل
5۔ محسنین اردو

زبان اور اس کے مسائل پر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی، ڈاکٹر سید عبد اللہ رئیس ادارہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، ڈاکٹر سہیل بخاری پاکستان ایر فورس کالج سرگودھا، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی، ایر کموڈور ظفر چوہدری پاکستان ایر فورس، شیخ محمد اسماعیل پانی پتی، محمد یعقوب امجد کھاریاں، محمد حیات خان سیال شعبہ اردو گورنمنٹ کالج جھنگ، لطیف انور ڈپٹی ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان لاہور، اور سید قدرت ملتان کے نام شامل ہیں۔ ادب کے مسائل کے لئے سید عابد علی عابد مجلس ترقی اردو ادب لاہور سید وقار عظیم صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی، ڈاکٹر وزیر آغا مدیر اوراق، ڈاکٹر وحید قریشی ریڈر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور، سید سجاد باقر رضوی لیکچرار شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور، پروفیسر صدیق کلیم صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج لاہور، اعجاز فاروقی ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل ناردرن رینج لاہور، ڈاکٹر اسد علی شعبہ اردو گورنمنٹ کالج لاہور، پروفیسر جیلانی کامران شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج لاہور اور سمیع اللہ قریشی شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج جھنگ، خاطر ہاشمی لاہور، سکوڈرن لیڈر رشید قیصرانی پاکستان ایر فورس، انور سدید سرگودھا، جمیل ملک ایم۔ اے۔ راولپنڈی، غلام جیلانی اصغر صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج سرگودہا۔ غلام حسین، اظہر شعبہ اردو انبالہ مسلم کالج سرگودھا، کے نام شامل ہیں۔

صحافت کے مسائل کے سلسلہ میں ڈاکٹر عبد السلام خورشید۔ صدر شعبہ صحافت پنجاب۔ یونیورسٹی، حکیم یوسف حسن ایڈیٹر نیرنگ خیال، عبد الرشید تبسم ایم۔ اے۔ مدیر امداد باہمی لاہور، ثاقب زیروی مدیر لاہور، کے نام شامل ہیں۔ تدریسی مسائل کے سلسلے میں۔ میجر آفتاب حسن ناظم شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی، پروفیسر محمد اسحاق جلالپوری شعبہ اردو سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور، ڈاکٹر سید نذیر احمد شعبہ حیاتیات پنجاب یونیورسٹی، ڈاکٹر عبد العظیم صدر شعبہ کیمیا گورنمنٹ کالج، ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب شعبہ کیمیا تعلیم الاسلام کالج ربوہ، عارف عبد المتین نائب مدیر اوراق لاہور، کے نام شامل ہیں۔

محسنین اردو کے سلسلے میں ڈاکٹر شوکت سبزواری مدیر اعلیٰ ترقی اردو بورڈ کراچی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری شعبہ اردو کراچی یونیورسٹی مدیر نگار، آغا محمد باقر بنیرہ آزاد لاہور، مسعود احمد دہلوی نائب مدیر الفضل۔ ربوہ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے نے اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت کا اعلان کیا۔ چنانچہ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں سے گزارش کی گئی کہ وہ مجلس استقبالیہ سے رابطہ قائم کر کے مخصوص تصدیق نامہ حاصل کر لیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد اللطیف انیس صاحب دار النصر ربوہ جگر اور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ چوہدری محمد عبد الشکور صاحب "ریڈیو الیکٹرک سروس ملتان چھاؤنی" مورخہ 14-4-96 کو وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ کمیونٹی ہیلتھ سائنسز ڈیپارٹمنٹ (CHS) آغاخان میڈیکل یونیورسٹی کراچی نے Epidemiology میں ماسٹرز ڈگری آفر کی ہے۔ یہ 18 ماہ کا کورس جولائی 96ء میں شروع ہو گا اور داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ دینا لازمی ہو گا۔

قابلیت میں درخواست دہندہ کا M.B.B.S یا ہیلتھ سائنسز میں ماسٹرز ہونا ضروری ہے اور اس کے علاوہ ہیلتھ فیلڈ میں تین سالہ عملی تجربہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ داخلہ فارم کمیونٹی ہیلتھ سائنسز ڈیپارٹمنٹ آغاخان یونیورسٹی P.O بکس 35000 سٹیڈیم روڈ کراچی 74800 سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل درخواست فارم مورخہ 4 مئی 96ء تک 500 ٹیسٹ فیس کے ساتھ لئے جائیں گے۔

بقیہ صفحہ 1

محبت اور پیار ہے۔ جہاں جہاں بھی دعوت الی اللہ میں سستی پائی جاتی ہے۔ چونکہ وہ لوگ کام کرنے کے تو عادی ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر غیروں میں کام نہیں کرتے۔ تو آپس میں ہی لڑنے جھگڑنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیشہ سچی کامیابی روحانیت سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جس ایمان کا نتیجہ آخر میں بگاڑ اور شقاق اور اختلاف ہو معلوم ہوا وہ حقیقی ایمان نہ تھا۔ اس میں کوئی عیب کوئی کمزوری اور کوئی نقص ضرور تھا۔

(از خطبہ 23۔ اپریل 1926ء)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ تحریک انصاف کے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو "نیوٹرل امپائر" رکھیں پھر دیکھیں بال ٹمپرنگ کون کرتا ہے۔ لیکن نیوٹرل ایمپائر سپریم کورٹ ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میں سیاست میں کشتیاں جلا کر آیا ہوں۔ اقتدار کے لئے کسی انتخابی اتحاد یا جوڑ توڑ کی سیاست نہیں کریں گے۔ صرف دس پندرہ نشستوں کے لالچ میں الیکشن نہیں لڑیں گے۔ تحریک انصاف ہفتوں میں پارٹی بن سکتی ہے۔ عمران خان نے بتایا کہ وہ بھٹو کے بہت مداح رہے ہیں۔ ایک کمشنر نے ان کی ناکامی کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ پیپلزپارٹی نے بھی ایک بار انہیں اقتدار میں شرکت کی بلاواسطہ پیش کش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی بجٹ کم نہیں ہونا چاہئے۔ ایٹمی پالیسی وہ ہونی چاہئے جو ملکی سیکورٹی کے لئے بہترین ہو کرپشن کے خلاف بات نہ کرنا گناہ ہے۔ لیفٹ رائٹ اور بنیاد پرستی کی سیاست لوگوں کو پاگل بنانے کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قائد اعظم، علامہ اقبال اور مہاتیر محمد سے متاثر ہوں۔ امریکہ پر پاکستان کے معاملات میں مداخلت کا الزام غلط ہے۔ دونوں بڑی جماعتوں نے کھل کر کرپشن کی۔ اور بینکوں کے سربراہوں کی تبدیلی اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔ انہوں نے زور دے کر مزید کہا کہ ہم پچھلے دروازے سے سیاست میں آنے پر یقین نہیں رکھتے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عمران خان کی اعلان کردہ تحریک انصاف سے ان کی پارٹی یا حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ عمران خان انتخابات میں اتنی نشستیں لے سکیں گے جو حکومت بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ عمران خان کے سیاست میں آنے سے پیپلزپارٹی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ عمران کے سیاست میں آنے سے نواز شریف اور بے نظیر بھٹو دونوں کی سیاست پر اثر پڑے گا۔

○ لندن کے اخبار ٹائمز کے مطابق عمران نے اپنی پریس کانفرنس میں اسلام کا ذکر تک نہیں کیا حالانکہ اس سے پہلے وہ نظریاتی طور پر بعض اسلامی گروپوں کے قریب رہے ہیں۔ اسی طرح خواتین کے سٹیٹس کے بارے میں بھی ان کی پالیسی مبہم ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ پہلی مرتبہ انہوں نے اپنی تحریک میں اسلام کے رول کو اہمیت نہیں دی۔ اخبار کے مطابق ہو سکتا ہے کہ وہ پاکستان کے مڈل کلاس طبقہ تک اپنی بات پہنچانے اور مغرب میں اپنی حمایت برقرار رکھنے کے لئے اسلام کا ذکر کم کر رہے ہوں۔ یا یہ مشورہ انہیں ان کے سسر سر جیمز گولڈ سمتھ نے دیا ہو۔ بہرحال ابھی تک عمران نے نہیں بتایا کہ ان کی ٹیم کون سی ہوگی۔

○ سابق وفاقی وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ پاکستان میں لاوا ابل رہا ہے عوام بہت تنگ ہیں۔ دیوار برلن گرنے کو ہے صرف تھوڑا سا دھکا دینے کی ضرورت ہے۔ لوگ تبدیلی کے منتظر ہیں۔ لیکن انہیں نظر نہیں آ رہا کہ تبدیلی کیسے لائیں۔ عمران خان ایک باغیرت اور مستقل مزاج آدمی ہیں۔ ایسی شخصیتوں کا احترام کرنا چاہئے کہ وہ میدان میں آئے ہیں۔ عوام کو ان کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ زرعی اصلاحات کے بغیر نظام میں تبدیلی نہیں آسکتی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بعض لوگ اپنا راستہ بنانے کے لئے مجھے اور بے نظیر کو ایک جیسا قرار دے رہے ہیں۔ لیکن قوم فرق کو اچھی طرح جانتی ہے۔ ہم پاکستان کو خوش حال اور روزگار کا امین ملک بنا کر دم لیں گے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو مزید قربانیاں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ییلو کیب سکیم کے ذریعے بیروزگاروں کو ڈیوٹی فری گاڑیاں قرض پر حاصل کرنے کا موقعہ دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلم لیگ کسی طبقے کے خلاف نہیں جو بھی ہمارے پروگرام سے متفق ہے ہماری پارٹی میں آ سکتا ہے۔

○ پاکستان سمیت دنیا بھر سے ارض مقدس میں پہنچے ہوئے لاکھوں مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ خطبہ حج دیتے ہوئے امام نے کہا کہ شریعت کے بعد انسانی حقوق کے کسی چارٹر کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کی عطا کردہ شریعت انسانیت کے لئے سراپا رحمت ہے۔ ہمارے لئے اشد ضروری ہے کہ نیکی پھیلائیں جرائم کا خاتمہ کریں۔ اور لوگوں کو تقویٰ کی طرف بلائیں۔ تاکہ پوری دنیا کو امن و سکون حاصل ہو اور آخرت میں ان کی بخشش ہو سکے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور جمعیت العلماء پاکستان کے درمیان موجودہ حکومت کی جگہ غیر جانبدار نگران حکومت کے قیام 1996ء میں مڈٹرم الیکشن کرانے اور غیر جانبدار الیکشن کمیشن کی تشکیل۔ بے روزگاری۔ مہنگائی اور لاقانونیت کے خاتمے کے نکات پر اتفاق رائے پیدا ہو گیا ہے۔

اعلان

○ مورخہ 29، 30 اپریل 1996ء کا روزنامہ الفضل بوجہ تعطیلات شائع نہیں ہوا۔ ایجنٹ حضرات قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

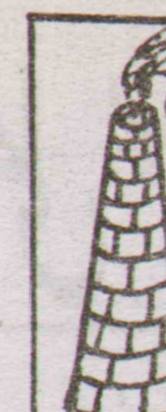
کشمیر برکس (بھٹہ خشت)
بورے والا روڈ
چک 7 وہاڑی شہر
پروپرائیٹر: محمد ریاض بٹ اینڈ سنز

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والوں
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ایج پلازا - ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

گیس اور معدہ کی جلن
روزمرہ کی تکالیف ہیں مگر آئندہ بڑی بیماریوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔ معدہ کی جلن تیزابیت کو - HEART BURN CURE اور پیٹ کی گیس اپھارہ کو FLATULENCE CURE فوری اور مستقل شفا دیتی ہیں۔ معدہ کی جلن، گیس، اسہال، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی وغیرہ میں DIGESTIN TAB فوری اور موثر شفاء دیتی ہے۔
قیمت فی دوا 20/- لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2/- کے ٹکٹ ارسال کریں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک
صوفہ کلاتھ - پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

عورتوں بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا - پیدا ہو کر فوت ہو جانا - نرینہ اولاد کی خواہش - ماہواری - ورم - لیکوریا - ایام کی بے قاعدگی - بچوں کا سوکھا - گرمی - گیس - شوگر - بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD. ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ - کامیاب علاج
زدجام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

احباب جماعت کو ہر آنے والا خوشی کا دن مبارک ہو
منجانب:
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان: 837
گھر: 212175